

# کتب خانہ امیر الملک میں مہنی نوادر

(ارجمند بک الیکٹریکال اسٹاٹھ مال صاحب نو شہری - لاہور)

(۱)

آنے والا موڑ جب ہمارے زمانہ کی تاریخ پر قلم اٹھائے گا، یہ لمحے گا کہ ہندوستان میں مولوی محمد صدیق حسن خاں جامع الصفات تھے۔ دنیوی عروج کے اعتبار سے ملکت بھوپال میں سرپر آ رائے فرازروا فی ہونئے۔ وجہت میں سید ہاشمی المطلبی، پروردۂ فہد علم، اشہر المثاہر علامتے فن سے متغیر اور انہی علمی شان میں سلطنت علوم کی خدمت پر فائز۔ تفصیلی بادشاہت پر بھی صبع و ماس مشغوف تعلیم و تعلم رہے۔ (حمدودح کاسن ارتھاں ۱۳۰۶ھ را اور آج ۱۹۵۵ء ہے) اکہاں تک تفصیل کو ضبط میں لایا جائے جس گھر میں اسلامی کتابیں ہوں گی امیر الملک کی تابیقات اس میں ضرور نظر آئیں گی۔ آئئے اور اس فرمت میں بے

معاشران گہرا زلف پار باز کنید

شبے خوش است بای قصر اش دراز کنید

مگر اس محفل میں گہرا زلف یا کا ثاید ایک ہی پیچ کھل سکے اکہ امیر الملک صدیق حسن خاں کے خزانہ کتب میں علمائے مین کے نوادر کیا کیا تھے؟

میر لانا ابوالکلام اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں

"نواب ۱۳۲۴ھ میں مولانا بشی ندوۃ العلماء کے متعلق ایک علمی الشان کتبخانہ"

فائم کرنے کی تحریک کی اور رب سے پہلے اپنا پورا کتب خانہ جو ایک عمدہ

ذخیرہ لفظی کتب علوم شریفہ کا تھا ندوہ کر دے دیا۔

اس کے بعد انہوں نے نواب سید علی حسن خاں کو آمادہ کیا کہ وہ بھی اپنا کتب خانہ

نزوہ کے لئے وقف کر دیں، ان کے والد مرحوم نواب صدیق سن خان حا  
کے کتب خانہ کا بڑا حصہ محفوظ تھا اور مطبوعات کے علاوہ بہت سی نادری  
کتابیں بھی تھیں۔ شلاً متاخرین آئندہ حدیث میں کی تصنیفات جو نواب صاحب  
مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کی تھیں ازان جملہ امام شوکانی اور امیر  
محمد بن اسماعیل یا جانی رحمۃ اللہ علیہما کی اکثر غیر مطبوعہ کتابیں ہیں۔ کہ ان کا  
حاصل کرنا اب بہت دشوار ہے۔ امام شوکانی کی تفسیر فتح القدير  
تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔ اس کا ایک نسخہ بھی ایک موجود ہے  
چنانچہ نواب صاحب نے اپنا کتب خانہ بھی بعض شرکاء الطلاق کے ساتھ اس میں  
شامل کر دیا "راجحہ الہلال۔ مولانا ابوالکلام ۲۵ مارچ ۱۹۱۷ء ۱۴۴۰ھ ۳۳۷ کالم ۱)

یہ عظوظات کچھ تو محدود روح اپنے ان سفیروں کے توسط سے جمع فرماتے جو صرف اسی  
تمہ کے لئے عربی مالک اور سندو تسان میں تلاش میں مصروف رہتے جن کا تذکرہ ان (سفیروں)  
کے اسما تھے گرامی کے ساتھ آپ نے اپنی (عربی) تالیف "العلماء الخفاق من علم  
الاستقراق" میں فرمایا ہے بعض کتابیں خود اپنے سفرجع میں خرید کر لائے اور ان کا تذکرہ  
آپ نے متعدد تصانیف مثلًا اتحاد النبلاء المتقین باحیاء عہداً اکثر الفقهاء الحدیثین  
اور "سلسلة العسجد" فی ذکر مشائخ السنداً وغیرہ میں پرد خامہ فرمایا ہے۔

مسلک امیرالملک کا مسلک اتباع سنت میں بخیر تقید تھا جس کا اعادہ ان کے خاطر  
صدق بیان سے بارہا ہوا۔ اپنے مسلک کی ترجیح پر امام داؤد ظاہری کے تذکرہ میں  
"اتحاد النبلاء" کے دو صفحے مزین فرمائے ہیں جن میں امام داؤد اور اہل حدیث کے مسلک  
کافر ظاہر فرمائیا ہے۔ "دراسات اللبیب" (لامحمد معین سندھی شاگرد شاہ ولی اللہ محمد  
وہلوی) کے ایک "رسائلہ" سے بھی لفظ "ظاہر" اور مسلک "ظاہریہ" کا امتیاز معلوم ہوتا  
ہے کہ نکوناب صاحب اس طریقے سے مختلف ہیں اور اپنا مسلک "اہل اعظم" کے بجائے  
"اہل النظواہر" بت فرماتے ہیں، ازان جملہ ا

لئے اب یہ کتاب مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ ولله الحمد تھے دیکھئے القاراء المعنین (ص ۲۳۲۔ ۲۳۳) وغیرہ

داما اصحاب طواہر پی ایشان اہل حدیث انہو خیر اہل حدیث و خیر اہل عمل  
بروئے زین و خیار سادات ایں امّت دفتر ناجیہ الشاد اللہ تعالیٰ!.....  
و امام ایشان اہل الطواہر از اہل جہت شد که صرف نصوص از طواہر تبادل  
غیر مخون علی الصرف اختقاد نہ کند.... (امتحات النبیلہ زیر الملک)

اسی مسلک پر علمائے یمن عامل ہیں، اسی یگانگت فی الطريق کی وجہ سے حضرت  
نواب صاحب سید الامیر محمد بن اسماعیل البیانی (صاحب سبل الاسلام) کے محب ہیں۔ یہی  
مزیت تاضی شوکانی کو آپ کے تصور سے علیحدہ نہیں ہونے دیتی، اسی اعتماد مسلک کی  
بانپر آپ نے اعلام یمن کے نوار را صل کئے، یہی شوق دامتکیر ٹو ایشح حسین بن حسن  
بینی موسیٰ ۱۳۲۶ھ کے پورے خاندان کو ہبیدہ سے بھجو بال لاکر امامتکر اے کہ در اسی  
فخر کا اظہار خاتمة صدیق الحسن ان الفاظ میں فراہما ہے۔

**اہل یمن کے مناقب** | دُقَانُ اللَّهِ الْعَالِيِّ - يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ امْنَوْا مِنْ

بِرْتَدَ مِنْكُمْ عَنِ دِينِهِ فَسُوفَ يَا تَيَّا اللَّهُ بِقُومٍ يَجْهَهُ وَيَجْبُونَهُ  
اَذْلَةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعْزَةً عَلَى الْكَافِرِينَ يَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةً لَا شُوْذَ لَكَ فَضْلَ اللَّهِ بِيُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ

واسع علیہ (۵۹، ۵)

گوئم ابن جریر از شریع بن علیید روایت کرده کہ چوں ایں کریمہ فرود آمد عمر  
گفت "انا و قومی یاد رسول اللہ"؛ فرمود بل هندا و قومہ یعنی  
"(ابی موسیٰ الاشعري)"

"وعن ابی موسیٰ الاشعري قال تلیت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فسوف یا تی اللہ بقیم الایمہ رہ (۵۹: ۵)

ذقال النبی صلی علیہ وسلم کیا ابی موسیٰ اہل السیمین اخرجه ابوالشیع  
وابن مردیہ والحاکم فی جمیعه تحدیث شعبۃ والبیهقی و  
ابن عساکر (سلسلۃ العجیب فی ذکر مشائخ السنّد للنواب)

اسی طرح چند احادیث مشتمل بر تفسیر مذکور (فلسفوف یا قی اللہ بقوم ۵۹: ۵۹) نقل کرنے کے بعد فراتے ہیں۔

وایں ہا حادیث دلیل اندہ برآنکر نزول ایں کہ یہ دربارہ اہل میں است و ایں آئیہ مشتمل بر مناقب اہل میں است بعپذ و جوہ۔

اول:- اختصاص اہل میں بایں مزیت عظیمہ کہ عبارت ازا یت ان الہی باہل میں نزول ارتدا و غیر الشیان از قبائل عرب است کہ دریں جزیرہ ہر اخلاق افواح و تباہ صفات سکونت دار دا و نیست ایں مزیت مگر بنا بر مزید شرف الشیان و بھہت آنکہ ایں ہا حزب اللہ اند نزد خود ج دیگران از دین و مکن اسلام در طوب ایں ہا عدم تزلزل اقدام ایں ہا نزد تزلزل اقدام غیر اہل میں واصحاب اخبار و ارباب تفسیر نقل کردہ اند کہ یا زدہ قبیلہ از قبائل عرب مرتد شدندا از اسلام لیکن اہل میں ہم چنان بر اسلام ثابت اندہ و تسلک بشعار اور کہہ بمقابلہ خارج از اسلام پر داختہ۔

دوم:- قوله عز وجل "بِحَمْبُرٍ" (۵۹: ۵۹) است و بعد ایں کرامت و تشریف از جانب خدا میں عز و جل خود سیع شی ہاتی نیست زیرا کہ ہر کو خدا میں تعالیٰ دوست گفت و سے بسعاویت و تشریف رسانید کہ سیع سعد و شرف ماثل و مقاوب اونے تو اند شد و نائز بفوز سے گشت کہ سیع فور معادل اندیت و ذکرم بمحاجاتے گردید کہ سیع کرامت ہاوے مصادی نمی شود ....."

سوم:- لفظ "بِحَمْبُرٍ" است و ایں کرامتے جلیلہ و مقتبیتے جمیلہ است چہ محب بودن عبو حقیر برائے رب علیل غایت قصواتے ایمان و نہایت قوت عراۓ اسلام است کہ فوز بے غم دائم و نجات از عذاب ایم و البتہ بلا کن است۔

و لذا عظیم محبت اللہ عز و جل و دلائل صحیح اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در جمیع اقوال و افعال و اقتداء بتو سے صلی اللہ علیہ وسلم و اہندا بہدی شریف

بُنُوی است۔ قال تعالیٰ لے ” قل ان کنتم تجھون اللہ فاتَّ بُرْنی میں جیبِ کمر اللہ ” وازین جا ثابت شد کہ محبت خدا را اتباع رسول شرطِ است و ہر کہ قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم است و میں محبت خدا است و فائز بمحبِ الہی اے و باس محبت فُلوب اے محروم درجہ او میان مومنین مرتفع گردہ ”

چہارم :- یعنی آیت مذکورہ الصدر:- فسوف یاقی اللہ بقوم یحییہ و یحبونہ (۵۹: ۵۹) میں بوجا الفاظ ادلة علی المؤمنین ” یہ ان کی تفہیم فرماتے ہیں۔

قوله تعالیٰ : ” ادلة علی المؤمنین ” (۵۹: ۵۹) زیرا کہ ذلت از برائے اہل ایمان اشرف خصال مومنین واعظم مناقب مسلمین است و آن عبارت از تواضع است و تراضع او حق تعالیٰ مدعی کردہ و صاحب اور ابرفع درجات نوار شش فرمودہ ” . . . . . ”

پنجم :- اور آیت محلہ بالایں ” ادلة علی المؤمنین ” (۵۹: ۵۹) کے بعد جو ” اعزہ علی اسکفرین ” (۵: ۵۹) ایا ہے اس کی تفہیم فرماتے ہیں۔

قولہ عز وجل است : ” اعزہ علی اسکفرین ” (۵: ۵۹) واں عزت اثر صلاحیت در دین و لشید در تیام باسلام و کرامیت از اعداء کے دین و نسلت بر خارجین از دین است ۔

ششم :- اور آیت الصدر میں لفظ اعزہ علی اسکافرین (۵: ۵۹) کے بعد جو یہ اہل فی سبیل اللہ (۵: ۵۹) فرمایا ہے اس کا بیان ؟

حولے سہماں و تعالیٰ لے است :- یجاہدوں فی سبیل اللہ (۵: ۵۹) و جہاد در را و خدا رئیس واجبات شرعیہ و اساس فرائض و نیتیہ است و تیام عادوں و ارتفاع شان شرع میں و تو سیع دامہ اسلام و تقاض حواب کفر و ہدم ارکان شرک منوط بذیل اوست واں جہاد گا ہے بسیف و سنان باشد و گا ہے بزبان و بیان و ایں میں قدیماً و حدیثیاً دریں ہر دو قسم جہاد پیش قدم طائف مردم اند چہرہ اہل سجد واصحاب عسیر سکھناں یعنی اند و جہاد ایشان

باعداً اسلام و بعدها ان طفایم و نشرکان لعام معلوم بحکم خواص و خواص است  
و اهل صنعت و نوادج او مثل ابو عرش و مراد عده و حدیده و بیت الفقیره و امثال  
آن جمله از سر زین میں اندر و تصنیف ایشان درود بدعات تعلید و شرک  
اموات و قصلب در اتباع سنت و ترک التفات سوئے آرام رجال  
شاہد عدل بر جهاد انسان و بیان است و شل آس از مردم دیگر اقطار معلوم نیست.

**ہفتہ:** اور اسی آیت کے لفظ - یجاہل دن فی سبیل اللہ ۵۹: ۵۹) کے بعد جو ولا  
یخاذون فیمۃ لا کم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشارد اللہ ذوالفضل العظیم ۵۹: ۵۹  
فرمایا تو اس کی وضاحت میں رقم طراز ہیں۔

و این شانِ اخلاص و قیام برائے عز وجل و عدم مبالغت بمحالعف حق و میان  
دین است ..... و چون اتعال تعبیر ایشان بریں عطیہ غلیم و احسان  
جلیل کرد فرمود - ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشارد اللہ دام عرض علیہم ۵۹: ۵۹  
و ایں کریمہ تلیح است با آنکه اتعال لے برائے اہل میں از فضل و ہبہ بانی خود  
چیزیں فرم ساختہ کہ بدروں فضل برغیر ایشان نہ کر وہ (سلسلہ العبد) ص ۱۰۳۹

### اور اس ترجیح میں دو حدیثیں

وابستہ واردہ در فضل ایشان۔

۱- "الفقه یمان والحكمة یمانیة"

۲- وحدیث ابو هریرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کم ا  
اہل الیمن ادق انسدۃ والیمن قلوب الایمان یمان والحكمة یمانیة (سلسلہ العبد)  
یہ حدیثیں اہر ان کی شریں ہیں اہل میں کے شرف و فضل و تفقہ و حکمت پر اور دلیل  
ہیں اہل میں کے ہدایت یاب ہونے پر اکہ جملہ علوم دین و حکمت اور تقویٰ و صلاح سے  
کس حدیث کا آراءستہ ہیں۔

یمنی علمائے کے مؤلفات میں ابن الوزیر، سید محمد الامیر، شیوخ اہلیتہ، امام شوکانی اور ان  
میں سے ہر ایک کے شیوخ و تلامذہ اور سلاسل کے علمی ماڑا مولی پر خور نہ رہیے۔ کون ایکار کر سکتا ہے

کے خط میں اس القیاز سے صرمند ہوا اور کسے پارا ہے جو یہ نہ کرے کہ ”سر زمین میں  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر بودہ آمدہ الائے غالب علمائے ان قطدر در ہر عصر عمل بر اجتہاد خود  
داشسته اللہ تعالیٰ اللہ یختص بر حمته من یشاء“ (رسلوں صورت ۲۳)

ذکر کردہ کتاب ”سلسلۃ العبد فی ذکر شاخ الصند“ جو امیر الملک کی وفات سے ۱۵ سال  
قبل شاخ ہوتی اس میں نواب صاحب نے اپنے خزانہ اکتب کی جو فہرست زیب اور اراق  
فرمائی ہے، میں مضمون میں سے صرف علمائے میں کے نوادراء دیاب ذوق کے پڑئے بحث کئے جاتے ہیں  
اور حصول مخطوطات کے وسائل اٹھائیں حضرت۔ ناقین فن کی یہ جماعت ہے جو  
ہندوستان اور عربی حملہ سے امیر الملک کے ذوق کے مطابق نوادرات (ظریفہ) کرنی ہے  
ان سفراء (کرامہ بردہ) کے ناموں کا عادہ بھی بسی برتکت ہو گا جو ایسی نادری ہم  
پر کاموری ہی۔

- ۱۔ شیخ احمد الشتری النجدی۔
- ۲۔ الشیخ حسین بن محسن الخنزرجی الانصاری الیمنی (استاد امیر الملک)۔
- ۳۔ الشیخ العلامہ عبداللہ بن راشد النجدی۔
- ۴۔ الشیخ العارف باشد عبد اللہ الصوفی المهاجر نزیل کثر المکرمة۔
- ۵۔ الفقید العلامہ یوسف بن المبارک حسین الشافعی الاشعري الیمنی۔
- ۶۔ الشیخ ابو بکر المطوف امکی۔
- ۷۔ الشیخ محمد بن عبداللہ حمید مفتی العناۃ بکثر المکرمة۔
- ۸۔ الشیخ الادیب الکامل امین العلوانی نزیل مصر۔
- ۹۔ الشیخ ابا جرید الطیف البصري۔
- ۱۰۔ الشیخ العالم محمد عبد الحکیم المدرسی۔
- ۱۱۔ الشیخ العالم محمد السوری نزیل کثر المکرمه (تا بر کتب سوری بیتی)۔
- ۱۲۔ مولانا علی عباس چڑیا کوٹی۔
- ۱۳۔ قاضی طلا محمد خاں پشاوری۔

لئے جبار تک پیر اندازہ ہے مولانا قاضی طلا محمد خاں مخطوطات کے حصول میں حضرت نواب صاحبؒ کے سفیر نہیں ہیں۔  
راشد العلم۔ دعسفہ عوچانی

مولانا قاضی طلامحمد خاں کا ذکر خیر [قاضی طلامحمد خاں بر حرم کا ذکر ہے بھی لیک کسی علی محض  
میں نہیں سنایا گیا۔ قاضی ایمر محمد مر جو مدرسہ نج اپناؤ آپ کے قبر بست دار تھے۔ قاضی  
صاحب (طلامحمد خاں) ایک بڑے منصب پر فائز تھے اور صرف بربناشے خلوص و یگانگت  
امیرالملک کے زیرہ مادیں میں غسلک تھے! احضرت نواب صاحبؒ کی بیشتر کتابوں پر آپ کے  
مدحیہ قصائد میں۔ ان کی شاعری سر اسر نصرت سنت پر وال ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایجاد و فتویٰ  
سنت کے دھارے بیانات غلب سے بال رہے ہیں مذکور جملہ!

اہل تو حیدر چو تحقیق سخن در گیرند  
خسن و خاشک شک از عین یقین پر گیرند  
شاہد ویں خود از قول پیغمبر گیرند  
رونق کار خود از حضرت قرآن جوئند  
در کفیت اہل پیش اتفاق مزد گیرند  
ہر یانے کہ بود سادہ زلوقیع حدیث  
در حاذرات نصوص ایں تہہ تکلیف تیاس  
دیدہ از فقہ منزل چو ملور سلازلند  
مجتہد کاہ معصیب است گے خاطلی لیک  
آنچہ محوت خیال است دو مختلف بنصوص  
ہر چہ اکران دست علی از قولی رسول  
اہل تحقیق کجا مائیں رائیند و تیاس  
سنت مصطفوی دو رگہ صدقہ سنت دعا  
جندا بارگہ علم کہ ارباب نظر  
کار بندان قضا ہر کہ شود خاک در ش  
اے خوش ہلوم کہ اندر رہ دیں گاہ سوک  
در مقام کے سخنہا رودا ز علم و عسل  
تن پیشوں احادیث بہ تبدیلی رواست  
پیم دین جملہ عزیزی سنت دستے اہل دنا  
سلسلہ فردہ نامند دریں عصر و پس

ناگزیر آمدہ بحق طلبان علم حدیث  
ہر کجا حرف قیاس است پھر صدر بجهنہد  
بلے شعور ان کے برآ راوی قیاسات تند  
باخ فروعں برآں قوم مباح آنکه خوش  
ہم صحیحین دعوی طائے امام الک  
ترندی گرچہ بود قافلہ سالار بہری  
بعد ازاں شیخ نائی وابوداؤ داند  
غیرہ لکھ رکتب آں چہ در آثار رسول  
زینت دوخت ایمان بود از طائفہ  
سوئے توحید گر ایند با علاص و پس  
قدوۃ اہل زمان حضرت صدیقہ حسن:  
علمہ طبیعت اش رفتہ بھگردن چندان  
جنہ سخت کردنا زم گہر اہل فضاد  
مختار نہ کر کرہ اختر علما  
اسے سر اڑا کے اور میسر درستی و سدا  
اسے علامہ بنی روح قدس یا ورتو

مرتزا از تعظیم محترم انسان  
مرتزا در صفت ابرار موقر گیرند

جناب مولانا محمد شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۹۲۹ء) نے قاضی صاحب کا منظوم تذکرہ  
روپی عربی "الیف" المکتب اللطیف ای الحدیث الشیعیت میں درج فرمایا ہے۔

لئے اشارہ بہو میں کتاب الجنتة فی الاسوۃ الحسنة موسیٰ فراہمیر امکانک لئے اتحاف النبلاء ص ۴۹ المنجز بر منظوم تقریباً  
تلے مولانا نے قسم الحق عظیم آبادی؟ اصل وطن نومنج دیوالان ضلع پنڈ ہے۔ شیخ الحکیم سیدنا محمد نذیر حسین  
مسٹر جوی کے شاگرد ہیں، سن ابوداؤ کی مشہور شرح حدیث المعبود در عربی کے مصنف ہیں۔ لکھاں

از جمیر) آپ احمد شاہ عبدالی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے یک صاحبزادے د محمد اسلم، ذی طیب کشمیر اور دوسرے (عبدالکھیم) افغانستان میں قاضی القضاۃ تھے۔ ایک براور زادہ (خان عبد القادر) امیر شیر علی والی کابل کے وزیر تھے۔ قاضی حما نے ۱۸۹۲ء میں انتقال فرمایا۔ (المکتوب للطیف مطبوعہ دہلی ص ۱۴)

امیر الملک کے بقیہ سفیروں کے نام۔

- ۱۴۔ الشیخ محمد فارس نزیل القسطنطینیہ۔
- ۱۵۔ مولانا الشیخ محمد بن احمد الابدی۔
- ۱۶۔ الشیخ علی ہارون رئیس المحدثین۔
- ۱۷۔ الشیخ الحدیث محمد بن عبد اللہ الدزور ک صائم الدھر القديمی الحسینی۔
- ۱۸۔ الشیخ الفاضل مولانا داؤد بن عبد الرحمن۔
- ۱۹۔ الامام العلامة مولانا الشیخ عین بن عبد القادر بن علی الحجر صاحب بلدة بیت الفقیر بن الجبل۔
- ۲۰۔ مولانا الشیخ سليمان بن محمد عبد الرحمن الابدی۔
- ۲۱۔ الشیخ الصالح العالم احمد بن ابراهیم بن علیسی المشرقی۔
- ۲۲۔ الامام الحدیث مولانا سید محمد بن احمد بن عبد الباری الابدی۔
- ۲۳۔ الشیخ العلام العالم بن محمد سالم عائش۔
- ۲۴۔ الشیخ العارف الادیب محمد بن علی بن عبد الوہاب صائم الدھر۔
- ۲۵۔ الشیخ العالم الصالح سليمان محمود۔
- ۲۶۔ الشیخ محمد سعید الدین الانصاری الیمنی۔
- ۲۷۔ العلامۃ الفقیرۃ السيد محمد الکتبی الکمل۔
- ۲۸۔ ایکم المولوی محمد محزون الدین المخالص فوری من حکماء دارالریاستہ البھوپالیتیہ۔

(حاشر قبیہ صفحہ) چار جلدیں میں چھپی۔ مولانا شے محمود نے ابو داؤد کی دوسری اور بیسوٹ شرح غایۃ المقصد کے نام سکی، جس کا پہلا جزو ۲۰۰ صفحات برے سائز پر دہلی مطبع انصاری میں شائع ہوا جس پر تاریخ اشاعت درج نہیں، اور باقی مبینہ کے سنتی و مختلف روایات ہیں۔ (الف) مصنف کے صاحبزادے یحییٰ محمد ادريس صاحبے (والی کوئی ضمیر نہیں)

محظوظات کے متعلق ان شفیروں کی الملاعین آئیں جن پر امیرالملک اپنا عندریہ لکھتے تھا  
«فتح الباری» کا معاملہ ہے۔ اس کے خاتم آپ کے شیخ (مدحیث) علام رحیم بن حسن (الاضاری)  
ہیں جو ایک خطیں امیرالملک کی خدمت میں ایک مکتب گرامی کے جواب میں یہ بشارت  
ان شفیروں میں تحریر فراہمیں۔

وَصَلَ حَطَّ بَكَهُ الْمَصْحُوبُ بِأَرْسَانِ خَمْسِ مَايَةٍ رَوْبِيَّةً كَانَ يَأْتِيَهُ عَنْ  
مَائِيْنِ وَتِسْعَةِ وَعَشْرِ مِنْ رِيَالًا دِجَالٌ وَصُولُ ذَلِكَ إِنَّا رَسَلْنَا الْبَرِيدَ  
بِالْأَجْرَةِ لِإِشْتِرَا فِتْحَ الْبَارِيِّ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ يَحْصُلُ وَلِيَصُدُ بِهِ الْحَقِيرَ  
إِنْ جَنَابَكَهُ

اور روپرے گرامی نامہ میں رقم فرمایا۔

..... بعد احمد بن زید السلاہر و انہل الشوق والغرام مما  
لهم يه الجناب واسع المرحاب بان ظفركم الله بحضور نعم الباری  
مع المقدمة فهذا من العنایات التربیۃ و كان وصول بعده ایسا  
مشہ و هي نسخة صحيحة قیہا جزوان خط الامام احمد بن علاء  
بقلمہ اشریف و هي نسخة اولاد الفقیہ عمر بن اسندی لیعرفها القاضی  
ذین العابدین و حکیم محمد احمد اعطا فیہا العام الماضي ما نسبه و  
خمسین ریالاً فلیمیرض صاحبها وقد سخر الله بعد ایسا و قمت  
علینا الحساد من کل تاحیۃ وقد قبضنا منه سبعة جلدات و المباقی  
یحصل ان شاء الله بیو من اهذا او بعدہ

(او راس عالم سُمُّ و حکمت میں فتح الباری شرح صحیح البخاری کی طرح اول کا شرف بھی

(حاشیہ نقیب صفحہ) مولا امیل اظریونہ بندی سہار پوری نے خبریدیا۔

دب احکیم خدا دریں صاحب نے فدا بخش خان لاہوری میں منتقل کر دیا اور ائمہ علم حقیقتہ الحال۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) میں العلم الخلقان ص ۵۷ میں ان کے حالات تذکروں میں نہیں مل کے۔

تمہ العلم الخلقان ص ۵۷

نواب صدیق حسن خاں ہی کے لئے مقدار ختم

وازان جملہ ریشح حسین مددود (امام شوکان) کی دو اور کتابوں کی اطلاع رقم فرماتے ہیں۔  
..... والحمد لله الاول من نقادی الشوکانی در شرح تعمیل الانظار

ان شاء الله يحصلان .....

وازان جملہ "الدرالفاخرة" کی بشارت پر (شیخ حسین) موصوف رقم طرز ہیں۔  
وظفرنا بکتاب من کتب الامام الشوکانی اسمیہ "الدرالفاخرة"  
الشاملۃ لسعادة الدنيا والآخرة"

کتاب لا يوجد له نظير و لم يسمع بمثله وبعد شرعاً مفاظه موصية  
وادتفع قدرة ..... حررة يوم الاثنين سالم حرم الحرام ۱۲۹۶ھ  
منقول اذ العلم انخفاق من علم الاستيقاف ۵۵۵

اور شیخ محمود (علام حسین بن محسن الانصاری) ۱۷۱۔ بین الاول ۱۸۹۳ھ کے گرامی نامہ  
میں تحریر فرماتے ہیں۔

معرفة المکتب التي حصلت بعون الله عزوجل -

۱- زاد المعاد (ابن القیم) الجلد

۲- مجمعۃ الزوائد للحافظ الهبیانی - ۱- مجلد

۳- ضوء النهار على الاظهار للسيد الجلال - ۱- مجلد

۴- مسحة الغفار على ضوء النهار سید محمد الامید مجلد - ۲

۵- الدرالفاخرة للشوکانی - الجلد -

۶- شرح تعمیل الانظار للسید محمد الامیر صاحب سبل اسلام

ان حضرت نواب صاحب قدس اللہ سره دوسرے مقام پر بھتے ہیں۔ فتح الباری کے کامل نسخہ اس کا  
طبع ہندی دیکھانا نہ گیا اچھا پڑھو روپیہ یک دارکو مدیدہ سے خرید کیا پھر اسی نسخہ سے بصرت پھاس ہزار روپہ  
دوسرے نسخہ مصر بطبع بولاق میں طبع رہا۔ اب نسخہ طبیور مصر سے مطابق اہل ہندیں کتاب ذکر کو طبع ہو رہی را بقدر من مقتضی  
لیہ اس کا نام توضیح الانظار ہے مصنف صاحب سبل اسلام یہ کتاب مع تن تعمیل الانظار عالی میں صرف مطبع ہو گئی ہے شہر المک

- ۷۔ شرح العمدۃ لابن دقيق . العیل مع حاشیتہا للسید الامیر - الجلد
- ۸۔ العدۃ للسید محمد الامیر بخط ولد المصنف جلد اول (نصف اول)
- ۹۔ فتح الرحمان فيما اشکل من ایات القرآن لفاضن تکریب احمد صادقی مجلد اول
- ۱۰۔ طوق الحماۃ شرح العۃ یدة البسامۃ - ۴ مجلد
- ۱۱۔ کتاب نزہۃ الناظرین نیم ولی مصہ من المخالفو السلاطین للشیخ مری
- ۱۲۔ کتاب السياسۃ للقلعی ... . الجلد
- ۱۳۔ کتاب فی الادب ماد قم من الغلط لشاعر العرب مع الشرح بجلد علی
- ۱۴۔ فلک المقاموس -
- ۱۵۔ ترجمۃ صاحب العواصم فانقوا صم مع تلخیص خلاصہ مسا فی العواصم تاجیضاً حسن الحفید صاحب العواصم ..... کراسین
- ۱۶۔ تکملۃ فتاوی الشوکانی ..... مجلد علی
- ۱۷۔ المنهج السوی للسید عبد الرحمن -

### حصول کتب کے اور طریقے | امیر الملک فرماتے ہیں۔

”اور کچھ کتب نصرہ اور بغداد وغیرہما سے بلا طلب آئیں۔ لوگوں نے شوق بیرا طرف علوم قرآن و حدیث کے بلا دوڑست میں سکن کردا سطے فرد خخت کے بھیج دیں۔ اور حیثیت سے زیادہ قیمت ان کی لی۔ میں نے بھی دیدہ و دانستہ کمال شغف سے ان کو خرید کیا ہے

جمادیے چند دادم جمال خسریدم

محمد اللہ بے ارزان خسریدم

اسی طرح ایک مقدار کشیر نہ گفات ابن حجر عسقلانی و ذہبی و شعرنی و منذری و سفارینی و شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن القیم و ابن رجب ضبل و ابن الجوزی و سیوطی و ائمہ مسیحی وغیرہم من اجمع الحجم کا زد کیس میرے فرام ہے۔ خصوصاً ”المیغات سید محمد بن اسحیل ایر و قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہا راضی اللہ عنہم اجمعین“

”یکتب شل کبرت احمد و عقائے مغرب کے اس وقت دنیا سے محفوظ ہیں ایک قسط عظیم مبانع غشیم کا ان پر صرف ہو گیا ہے جس کی تعداد آلاف انواع سے زیادہ ہے اور میں نے ان سب اسفار برکت آثار سے نفع حاصل کیا

وَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ الْمَلَكِينَ صفحہ ۱۲۲

امیرالملک کے ہاتھ کی بھی ہوتی کتابیں | امیرالملک بھی اس شوق میں بعض عسیر الحصول نوادر غاریبیہ کے کراپٹے قلم سے نقل فرماتے یہ آفاق زیادہ تر سفر جہازیں ہوا، ان تقریبات کا نزکہ امیرالملک کی زبان خارج سے سنئے۔

(۱) ”منظومۃ فی العمل بالحدیث للشیخ الإمام محمد بن سعید مفترضی

#### اویہ نظمہ

الحمد لله عظیم الشان من انزل القرآن ذالمشانی  
جمروت ابیالشیخ یک عدد و یک بیت است و فیہ از خط مؤلف آزان نقل  
کرده“ (التحفۃ النبلاء ص۱)

(۲) ”اصرام المشکی علی خسرو ابن السبکی للإمام الحسنی محمد بن احمد بن عبد الله الہادی بنده عاجز آزاد ر ۱۸۷۴ھ سیرہ در سفر مبارک حج برکب ہوا تی از بینی تا جده بخط خود از اول“ آخرون شتر و استفاده و استفاضہ تمام از وے  
حاصل نموده و لله الحمد“ (التحفۃ النبلاء ص۱۳)

(۳) الکافیہ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیہ (مؤلف امام ابن القیم

جو قصیدہ نویہ کے نام سے مشہور ہے)

”وَلَقَدْ نَقَلتْ هذَا الْكِتَاب بِخَطِيْنِي نَفْسِي دَلَالَادِی وَمِنْ أَخْلَفِه  
من بعدی و لله الحمد“ (التحفۃ النبلاء ص۱۱)

(۴) ”سنن الدارمی“ وہ ابو محمد عبد اللہ بن عبد السوہب من

بن بھرام الدارمی اسمی قندی م ۱۸۶۸ھ ..... ۲۵۵ھ

وای من در منزد خیلے عزیز الوجود بلکہ مع دروم است کاشب حروف در

۱۲۸۲- ہنسخہ ازاں درکھ مظفہ منجل کتب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی یافت  
بشفت نام متعارگرفته، نقل آن بخط خود گرفت۔ ابتدائے کتابت در  
کو مظفہ بود و قدر سے در حدیدہ (بجا شے ہند) و قدر سے در جدہ (جیم) د  
باقی در دیریا شے شور بر مرکب ہوا کی نوشت نہ کئے بحمدہ تعالیٰ پیش از ریڈن  
تاباب سکندر نام گردید۔ ایں نسخہ پیش بنہ موجود است و معلوم نیست کہ  
جائے دیگرانہ ہند بلکہ حرمین باشد زیر اکہ با وجود تفصیل بسیار جزاصلی ایں  
نسخہ نقلے دیگر یافته نشد و در ہند نیز ہمیں یک نسخہ نہ دشہ صاحب دشہ ولی اللہ  
بود پس بس اول اللہ الحمد والمنة" (التحفۃ النبلاء ص ۱۳۵)

اسی نسخہ کے مطابق مطبع نظامی دہلی مرحوم میں (منڈداری) طبع ہوئی بسی دعائیں  
امیرالملک جس کے بعد ۱۲۸۴ھ میں مطبعت الاعتدال، متنی نے اسے طبع کیا، آخرالذکر دو  
متوسط مجلدات میں ہے، اور ہندی نسخہ کتب احادیث کی عام فلسفہ پر لگنے نایاب ہو گیا ہے۔  
سیدا میر محمد بن اہمیل یافی کے یہ تین رسائل نقل کئے۔

۳- حجۃ الصدیق افتراض شافت المتنقل دفتر نقلتھا فی المرکب

۴- شوال ۱۲۸۵ھ مابین الحدیدۃ والجہۃ فسفرابح (التحفۃ النبلاء ص ۱۳۶)

۵- خواص النظر فی مصلحت اہل اللہ رخصۃ الفکر پر تعلیق)

و فیہ آن را بخط خود نوشته" (التحفۃ النبلاء ص ۱۳۷)

۶- "المیوقیت فی الموایت" ..... فیہ آن را مابین حدیدہ وجہہ و مرکب خود  
بدست خویش نقل گرفته و چہارم شوال ۱۲۸۵ھ از کتابیش فارغ گشت۔ (التحفۃ النبلاء ص ۱۳۸)  
امیرالملک نے سیدا میر مددوح کے کئی اور چھوٹے چھوٹے رسائل بھی اپنے قلم سے  
نقل فرمائے۔

نواب صاحب کے ہاتھ سے نقل کردہ کتابوں میں الصارم المنکی - جواب ہے شفاعة انتقام  
فی زیارت خیر الانام کا جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد عزیز الدین بیان صاحب چکواری ندوی سابق  
خطیب شاہی مسجد لاہور نے نام کشف ظلام فی ترجمہ شفاعة انتقام "فرادیا ہے" دوzen

کتابیں مانی الباب سعر کتہ الگ رہیں، درا ثبات منع و وجوب زیارت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہی شدہ تو ہے جس کی پاداش میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ محبوس زندگی ہوئے، ”شفاء السقام“ تاصحی بکی اور اس کا جواب ابن عبدالہادی شاگرد ابن تیمیہ کی تالیف ہے لیکن درا تفصیل فی مقام آخر)

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ امیرالمک نے چہارہ میں الصارم اشکی، اپنے قلم سے نقل فرمائی۔ اس کے بعد ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

”پھر عدیدہ پیغام کرا ٹھاڑ ہوئیں دن مقام ہوا، وہاں میں پھر پس رسائل سید محمد بن اسماعیل امیر وغیرہم کے اپنے ہاظھ سے نقل کئے“

”پھر میقات و منی میں بوقت فرست کتابت کی۔ پھر وقت والپی کے جہاز میں سنن داری بھی، یعنی شاہ ولی اللہ دہلوی کا تھا۔ میرزا امیر سید یا سید واما دہلوی محمد یعقوب صاحب مہاجر کی سے واسطے نقل کے متعارف یا تھا پھر بھوپال سے والپی کر دیا، ۱۳۷۰ سے جایجا قصع شاہ صاحب کی ان کے قلم سے ثبت تھی، اس نسخہ کی نقل ہندوستان میں بطبع نظامی طبع ہوئی اور بہت سی کتب نفیہ سلف و خلف صاحبین عدیدہ رحمیں شریفین میں خرید کئے۔ کتاب اسی تاثر انشر عربی مکمل مظہر میں نقل کی۔ پس رسائل اب تک کتب خانہ میں موجود ہیں“

”قصہ سفر عجم کا رسالہ رحلۃ الصدیق الی بیت العینی، کتاب اتحاف النبلاء میں مفصلہ مرقوم ہے“ (ابقاء الملن مؤلف امیرالمک ص ۲۰۵) (باتی)

لہ یونیورسٹی اور محققہ کتاب مصریں بیج ہو کر جمل پڑنا یاد ہے۔ تحقیقت یہ ہے کہ شفار القام اور الصارم اشکی کے مقابلہ کرنے سے آخر الذکر کتاب کا جو ہر کھنڈ تھے۔ لہ یہ امام ابن تیمیہ کی تصنیف ہے۔ مصریں بیج ہونے کے بعد اردو میں بھی آپلی ہے۔